روزنامہ
1913ء سے جاری شدہ
FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily
ٹیلی فون نمبر 047-6213029
web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان
سوموار 8 جولائی 2013ء 28 شعبان 1434 ہجری 8 وفا 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 154

نزول قرآن۔ تھوڑا تھوڑا

حضرت یسعیاہ نبی رسول اللہ کے متعلق پیشگوئی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

وہ کس کو دانش سکھائے گا۔ کس کو وعظ کر کے سمجھائے گا۔ کیا ان کو جن کا دودھ چھڑایا گیا۔ جو چھاتیوں سے جدا کئے گئے کیونکہ حکم پر حکم۔ حکم پر حکم۔ قانون پر قانون۔ قانون پر قانون ہے۔ تھوڑا یہاں تھوڑا وہاں۔ لیکن وہ بیگانہ لبوں اور اجنبی زبان سے لوگوں سے کلام کرے گا۔ جن کو اس نے فرمایا یہ آرام ہے تم تھکے ماندوں کو آرام دو اور یہ تازگی ہے پر وہ شنوانہ ہوئے۔ پس خداوند کا کلام ان کے لئے حکم پر حکم۔ حکم پر حکم۔ قانون پر قانون۔ قانون پر قانون۔ تھوڑا یہاں تھوڑا وہاں ہوگا تا کہ وہ چلے جائیں اور پیچھے گریں اور شکست کھائیں اور دام میں پھنسیں اور گرفتار ہوں۔

(یسعیاہ باب 28 آیت 9 تا 13) (تفصیل کے لئے تفسیر کبیر جلد 6 ص 495)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

میں اس جگہ کچھ گزشتہ قصوں کو بیان نہیں کرتا بلکہ میں وہی باتیں کرتا ہوں جن کا مجھے ذاتی علم ہے میں نے قرآن شریف میں ایک زبردست طاقت پائی ہے۔ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں ایک عجیب خاصیت دیکھی ہے جو کسی مذہب میں وہ خاصیت اور طاقت نہیں اور وہ یہ کہ سچا پیرو اس کا مقامات ولایت تک پہنچ جاتا ہے۔ خدا اس کو نہ صرف اپنے قول سے مشرف کرتا ہے بلکہ اپنے فعل سے اس کو دکھلاتا ہے کہ میں وہی خدا ہوں جس نے زمین و آسمان پیدا کیا تب اس کا ایمان بلندی میں دور دور کے ستاروں سے بھی آگے گزر جاتا ہے۔ چنانچہ میں اس امر میں صاحبِ مشاہدہ ہوں خدا مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے اور ایک لاکھ سے بھی زیادہ میرے ہاتھ پر اس نے نشان دکھلائے ہیں۔ سو اگرچہ میں دنیا کے تمام نبیوں کا ادب کرتا ہوں اور ان کی کتابوں کا بھی ادب کرتا ہوں مگر زندہ دین صرف (......) کو ہی مانتا ہوں کیونکہ اس کے ذریعہ سے میرے پر خدا ظاہر ہوا۔ (۔) میرے نزدیک مذہب وہی ہے جو زندہ مذہب ہو۔ اور زندہ اور تازہ قدرتوں کے نظارہ سے خدا کو دکھلاوے ورنہ صرف دعوئے صحت مذہب ہیچ اور بلا دلیل ہے۔

جیسا کہ ہم مفصل طور پر اس مضمون میں لکھ چکے ہیں یہ بات یقینی اور قطعی ہے کہ پوری پوری ہدایت اور کامل یقین حاصل کرنے کے لئے الہامی کتاب کی ضرورت ہے کیونکہ جس معرفت تامہ کے ذریعہ سے مرتبہ عالیہ تک اپنی نجات کے لئے ہر ایک انسان کو پہنچنا ضروری ہے وہ معرفت تامہ محض عقل کے ذریعہ سے ہرگز حاصل نہیں ہوسکتی۔ اور ہم اس مضمون میں مفصل بیان کر چکے ہیں کہ نجات محبت تامہ پر موقوف ہے کیونکہ محبت ہی ایک ایسی چیز ہے کہ جو تمام مجازی تعلقات کو کالعدم کر کے سب کے قائم مقام خدا کو کر دیتی ہے۔ انسان کسی کے لئے اپنی جان نہیں دیتا۔ کسی کے لئے دکھ نہیں اٹھاتا۔ کسی کے لئے تلخ زندگی اختیار نہیں کرتا مگر جس سے محبت ہے اس کے لئے مرنا بھی اپنے لئے ایک زندگی دیکھتا ہے۔ پس جب کہ خدا تعالیٰ سے انسان کا تعلق اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ کمال محبت کی وجہ سے اس کی راہ میں موت کو بھی اپنی راحت سمجھتا ہے اور اس کی طرف دل ایسا کھینچا جاتا ہے کہ ان اغراض سے اس کو یاد نہیں کرتا کہ وہ بہشت میں اس کو داخل کرے گا یا دوزخ سے اس کو نجات دے گا بلکہ ایک نامعلوم کشش اس کے اندر پیدا ہو جاتی ہے اور وہ خود سمجھ نہیں سکتا کہ وہ کشش کیوں ہے؟ اور کیا چیز ہے؟ اور اس محبت کے لئے محبوب کی معرفت اس قدر ضروری ہے کہ اس کے وہ محاسن اور وہ خوبیاں جو موجب عشق اور محبت ہوتے ہیں معلوم ہو جائیں جیسا کہ ایک عاشق جو ایک معشوق کی محبت میں گرفتار ہے وہ جوش محبت پیدا ہونے کے لئے صرف اس بات کا محتاج ہے کہ معشوق کی خوبصورتی پر اس کو اطلاع ہو جائے اور اس کے دلکش نقش ونگار پر اس کی نظر پڑ جائے۔

(چشمۂ معرفت۔ روحانی خزائن جلد 23 ص 428، 429)

آواز جلدتر پھیلے گی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

”حدیث نبوی میں جو مسیح موعود کی نسبت لکھا گیا ہے کہ وہ منارہ بیضاء کے پاس نازل ہوگا اس سے یہی غرض تھی کہ مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے کہ اس وقت بباعث دنیا کے باہمی میل جول کے اور نیز راہوں کے کھلنے اور سہولت ملاقات کی وجہ سے (۔) احکام اور دینی روشنی پہنچانا اور ندا کرنا ایسا سہل ہوگا کہ گویا یہ شخص منارہ پر کھڑا ہے......غرض مسیح کے زمانہ کے لئے منارہ کے لفظ میں یہ اشارہ ہے کہ اس کی روشنی اور آواز جلدتر دنیا میں پھیلے گی۔ اور یہ باتیں کسی اور نبی کو میسر نہیں آئیں۔ اور انجیل میں لکھا ہے کہ کہ مسیح کا آنا ایسے زمانہ میں ہوگا جیسا کہ بجلی آسمان کے ایک کنارہ میں چمک کر تمام کناروں کو ایک دم میں روشن کر دیتی ہے یہ بھی اسی امر کی طرف اشارہ تھا۔“

(خطبہ الہامیہ، روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 17)

(بسلسلہ فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2013ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ضرورت اساتذہ

نظارت تعلیم کے تحت سکولز اور کالجز میں سائنس اور انگلش کیلئے ٹیچرز درکار ہیں۔ خواہشمند مرد و خواتین درخواست جمع کروا سکتے ہیں۔ درخواست دہندہ کی کم از کم تعلیمی قابلیت بی اے یا بی ایس سی فرسٹ ڈویژن ہو۔ درخواست دینے کیلئے اپنی تمام تعلیمی اسناد اور شناختی کارڈ کی نقول اور نظارت تعلیم کے شائع شدہ ملازمت کے فارم پر صدر/ امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ جمع کروائیں۔ نظارت تعلیم کے شائع شدہ فارم پر مکمل کوائف نہ ہونے کی صورت میں درخواست پر کارروائی نہ کی جائے گی۔ درخواست فارم نظارت تعلیم ربوہ سے لئے جا سکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

مکرم جاوید اقبال ناصر صاحب مربی سلسلہ البانیہ

البانیہ کا 100واں یوم آزادی اور پیس سمپوزیم

البانیہ (Albania) جو کہ مشرقی یورپ کا ایک ملک ہے اس کی سرحدیں یونان، مقدونیہ، کوسوو (Kosovo) اور مونٹینگرو (Montenegro) سے ملتی ہیں اور زیادہ تر آبادی مسلمانوں کی ہے۔ یہاں پر سلطنت عثمانیہ نے تقریباً 500 سال تک اپنی حکومت قائم رکھی اور 28 نومبر 1912ء کو اس ملک نے آزادی کا علم بلند کرتے ہوئے اس کے ایک شہر Vlora میں اپنا جھنڈا لہراتے ہوئے آزادی کا اعلان کیا اور اس طرح اس ملک کو سلطنت عثمانیہ سے آزادی حاصل ہوئی۔

2012ء میں البانیہ کو آزاد ہوئے سو سال پورے ہوئے تو یہاں کی حکومت اور دوسرے اداروں نے اس آزادی کو آزادانہ اور شاہانہ طور پر مناتے ہوئے مختلف پروگرامز منعقد کئے۔ بڑے بڑے ہیروز کے مجسمے اور Memorial نصب کئے گئے۔ شہروں اور گلیوں میں جھنڈیاں اور بڑے بڑے بینرز لگائے گئے۔ سیمینارز اور Symposium کے علاوہ بڑے بڑے جلسوں اور جلوسوں کا انعقاد کیا جاتا رہا جہاں پر دعوت عام کے انتظام ہوئے وہاں پر ملکی اور غیر ملکی شخصیات کیلئے کھانے کی دعوتیں سجائی گئیں۔ البانیہ کے نقشہ کے حدود اربعہ کو مدنظر رکھتے ہوئے بڑے اور چھوٹے Cakes بنائے اور سجائے جاتے رہے۔ کہیں کہیں Cakes کے اوپر یہاں کا جھنڈا بھی چاکلیٹ اور دوسری مٹھائیوں سے سجایا ہوا نظر آیا۔

آزادی کے سو سال کے اس جشن میں جماعت احمدیہ البانیہ نے جماعتی روایات کو قائم رکھتے ہوئے حصہ ڈالا۔ یہ طے پایا کہ 20 نومبر 2012ء ایک Symposjum کا انعقاد کیا جائے نیز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب کو جو کہ آپ نے 30 مئی 2012ء کو جرمن Army کے ہیڈ کوارٹر Koblenz جرمنی میں ارشاد فرمایا تھا کا البانین ترجمہ کر کے ایک پمفلٹ کی شکل میں شائع کر کے کثرت کے ساتھ لوگوں تک پہنچایا جائے۔ حضور انور کے اس خطاب کا ترجمہ البانین زبان میں کرنے کا فرض مکرم صمد احمد غوری صاحب مربی سلسلہ Kosovo کے سپرد ہوا۔ اس خطاب کا عنوان تھا: True Loyalty to One's Nation۔ پروگرام کی کامیابی کیلئے پیارے حضور کی خدمت اقدس میں بھی دعائیہ خطوط ارسال کئے گئے۔

لوگوں کو مدعو کرنے کیلئے خوبصورت کارڈ چھپوائے گئے جس کے ایک کونے میں جماعت کا جھنڈا اور دوسری طرف البانیہ کا جھنڈا پرنٹ کیا گیا تھا۔ پروگرام کی تفصیل کے بعد آخر میں جماعت کی official website اور البانیہ جماعت کی website کا ایڈریس دیا ہوا تھا۔ جیسے جیسے پروگرام کی تاریخ قریب آتی جاتی تھی ویسے ویسے احمدی احباب کے رابطے زیر دعوت اور دوسری شخصیات سے Close ہوتے جا رہے تھے۔

20 نومبر کا دن آن پہنچا اور انتظار کی گھڑیاں ختم ہوئیں۔ مہمانوں کی آمد جماعت کے اس ہال میں شروع ہوئی جس میں اکثر ہم اپنے پروگرامز منعقد کرتے رہے ہیں۔ یہی وہ ہال ہے جس کو اس موقع کی مناسبت سے البانین Flags سے سجایا گیا تھا۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد البانیہ کا قومی نغمہ پیش کیا گیا۔

پروگرام کی پہلی تقریر مکرم Bujar Ramaj صاحب کی تھی۔ یہ ایک مخلص احمدی دوست ہیں اور یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ انہوں نے Love towards Homeland کے موضوع پر تقریر کی۔

اس کے بعد مکرم صدر صاحب جماعت نے Contribution of Islam in the Creation of a model society کے موضوع پر گزارشات پیش کیں۔

پروگرام کی آخری تقریر معزز مہمان ترانہ یونیورسٹی کے پروفیسر نے کی جنہوں نے اپنے خطاب میں History of Civilizations and the Role of Religion پر روشنی ڈالی۔ دعا کے ساتھ پروگرام اختتام پذیر ہوا اور مہمانوں کی کھانے اور Coffee سے تواضع کی گئی۔

اس Symposium میں حاضرین کی تعداد 52 تھی جن میں سے 38 غیر از جماعت شخصیات تھیں اور ان میں 25 وہ احباب تھے جن کو پہلی دفعہ جماعتی پروگرام میں شمولیت کی توفیق ملی۔ شامل ہونے والوں میں گاؤں کے Chiefs، ڈاکٹرز، ٹیچرز، ہیڈ ماسٹرز، سیاستدان، پروفیسرز، کونسلرز، اور دوسری اہم شخصیات تھیں۔ ہال کے اندر قرآن کریم کی نمائش کا بھی اہتمام کیا گیا۔ قرآن کریم کی مختلف آیات البانین ترجمہ کے ساتھ آویزاں کی گئی تھیں جس کو شاملین نے بہت پسند کیا۔ اس کے علاوہ جماعتی لٹریچر بھی مہمانوں کی توجہ کا مرکز رہا۔ بہت سے مہمان جاتے ہوئے لٹریچر کی کاپیاں بھی خاص طور پر حضرت مسیح موعود کی کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' اور دو چھوٹے پمفلٹ جو کہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے دو خطابات تھے ہمراہ لے کر گئے۔

اس پروگرام کے علاوہ 28 نومبر جو کہ البانیہ کی آزادی کا دن تھا اس دن یہاں کی گورنمنٹ نے البانیہ کے شہر Vlora میں ایک بہت بڑے جلسے کا انتظام کیا تھا جس میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ Montenegro، Kosovo، Serbia، Macedonia، سے بھی شامل ہوئے۔ وہاں پر مکرم صدر صاحب جماعت کی زیر نگرانی خدام کی ایک ٹیم گئی اور انہوں نے حضرت صاحب کا خطاب True Loyalty to one's Nation جو کہ البانین زبان میں شائع کیا گیا تھا کو تقسیم کیا۔ لوگوں نے ہاتھوں ہاتھ اس کو لیا۔ اس پمفلٹ کے ایک طرف البانیہ کا جھنڈا اور دوسری طرف جماعت احمدیہ کا ماٹو Love for all Hatred for none پرنٹ تھا جو کہ بہت خوبصورت دکھائی دے رہا تھا۔ اس دن 620 کی تعداد میں اس پمفلٹ کی کاپیاں لوگوں میں تقسیم کی گئیں۔

الحمدللہ کہ اس ذریعہ سے احمدیت کا پیغام بہت سے لوگوں تک پہنچانے کا موقع ملا۔ خدا تعالیٰ شاملین اور امن اور آشتی کے پیغام کو پڑھنے والوں کو حقیقی دین میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(الفضل انٹرنیشنل 31 مئی 2013ء)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بنو ہوازن کے قیدیوں سے حسن سلوک

حضرت مسیح موعود شردھے پرکاش دیو جی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

''برہمو صاحب کا نام پَرکاش دیو جی ہے جو براہمو دھرم لاہور کے پرچارک ہیں اور کتاب کا نام سوانح عمری حضرت محمد صاحب ہے اور اِس پُر آشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ ہیں خواہ پادری صاحبان دیدہ دانستہ کئی طور کے افترا کر کے ہمارے سیّد و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کی تحقیر کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں ایسے وقت میں آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے مؤلف کتاب نے اپنی دیانت داری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھلایا ہے۔ میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ ایک ایک نسخہ اس کتاب کا خرید لیں۔'' (چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 255)

شردھے پرکاش دیو جی اپنی کتاب ''سوانح عمری حضرت محمدؐ صاحب بانی اسلام'' میں لکھتے ہیں:۔

''بنی ہوازن کے چند عمائد اراکین آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نہایت عاجزانہ طور پر عرض کی کہ ہم نے اپنی شرارت وسرکشی کا نتیجہ پالیا۔ مگر آپ رحمتِ عالم ہیں۔ اب ہمارا قصور معاف فرمایا جائے اور ہمارے عیال و اطفال جو گرفتار ہو کر حلقۂ غلامی میں آ گئے ہیں ان کو ازارہِ مہربانی رہائی بخشی جائے۔

یہ غلام حسب قاعدہ دستور ملک سپاہ میں تقسیم ہو گئے تھے اور ان کا واپس لینا مشکل تھا۔ نہ دستور کے مطابق ایسا قرین انصاف تھا۔ گو یہ سب لوگ بت پرست تھے مگر حضرتؐ کو ان مصیبت زدوں پر بہت رحم آیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ جب ہم لوگ مسجد میں نماز کے لئے جمع ہوں تو تم وہاں آ کر سب کے روبرو یہ درخواست کرنا۔ اور مجھ سے کہنا کہ آپؐ ہماری سفارش مسلمانوں سے کریں۔ اور مسلمانوں سے کہنا کہ تم ہماری سفارش رسولِ خدا سے کرو کہ ہم پر رحم فرمایا جائے۔

اگلے روز جب کہ نماز ظہر کے بعد سہ پہر کے وقت کل مسلمان مسجد نبوی میں جمع تھے تو انہوں نے آ کر ویسا ہی کیا۔ ان کی درخواست سن کر محمدؐ صاحب نے کہا کہ مَیں تو اپنا اور اپنے قبیلے کا حصہ چھوڑتا ہوں اور جس قدر لوگ میرے پاس گرفتار ہو کر بطور غلام آئے ہیں سب کو بغیر کسی بدلہ کے آزاد کرتا ہوں چنانچہ یہ کہہ کر آپؐ نے سب کو بلا کر ہمیشہ کے لئے آزاد کر دیا۔

یہ نیکی اور کشادہ دلی کی مثال ایسی نہ تھی کہ لوگوں پر بے اثر کئے رہتی۔ اسی وقت سب خادمانِ بارگاہِ نبوت نے اس نیکی اور عالی ہمتی کی تقلید کی اور چند منٹوں میں چھ ہزار آدمی غیر مسلم مرد اور عورت غلامی سے آزاد کئے گئے اور کسی نے یہ وہم تک بھی نہیں کیا کہ یہ مسلمان نہیں ہیں۔ ہم ان پر کیوں یہ مہربانی کریں۔ یہ رحم اور خیرات کا کام تھا اور اسلام ایسی خیرات میں کوئی تمیز مسلم و غیر مسلم کی پسند نہیں کرتا۔''

(سوانح عمری حضرت محمد صلعم صاحب بانیٔ اسلام صفحہ 123-122۔ از شردھے پرکاش دیو جی۔ پبلشر: نرائن دت سہگل اینڈ سنز بک سیلرز لاہور۔ ایڈیشن دہم)

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع: ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

2

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

واقفات نو کی کلاس، بچیوں کے سوال اور حضور انور کے جواب اور زریں نصائح

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

23 جون 2013ء

حصہ اول

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح سوا چار بجے تشریف لا کر بیت السبوح میں نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک اور خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

آج واقفات نو بچیوں اور واقف نو بچوں کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ کلاسز کا پروگرام تھا۔ ان کلاسز کا انعقاد بیت کے مردانہ ہال سے ملحقہ ہال میں کیا گیا تھا۔

واقفات نو کی کلاس

گیارہ بجکر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز واقفات نو بچیوں کی کلاس میں تشریف لائے اور پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ ثمینہ ادریس نے کی اور اس کا اردو ترجمہ عزیزہ مدیحہ اقبال نے پیش کیا۔

بعد ازاں عزیزہ انیلہ احمد نے آنحضرت ﷺ کی حدیث مبارکہ عربی زبان میں پیش کی اور حدیث کا درج ذیل اردو ترجمہ عزیزہ عمیرہ صدف احمد نے پیش کیا۔

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا۔

خدا کی قسم! تیرے ذریعہ ایک آدمی کا ہدایت پا جانا اعلیٰ درجے کے سرخ اونٹوں کے مل جانے سے بہتر ہے۔

(مسلم، کتاب الفضائل، باب فضائل علیؓ بن ابی طالب)

اس کے بعد عزیزہ شازیہ انیس نے حضرت اقدس مسیح موعود کا درج ذیل اقتباس پیش کیا۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

حضرت رسول کریم ﷺ کے اصحاب کا نمونہ دیکھنا چاہئے۔ حضرت رسول کریم ﷺ جب کسی کو تبلیغ کے واسطے بھیجتے تھے تو وہ حکم پاتے ہی چل پڑتا تھا۔ نہ سفر خرچ مانگتا تھا اور نہ ہی گھر والوں کے افلاس کا عذر پیش کرتا تھا۔ یہ کام اس سے ہو سکتا ہے جو اپنی زندگی کو اس کے لئے وقف کر دے۔ متقی کو خدا تعالیٰ آپ مدد دیتا ہے وہ خدا کے واسطے تلخ زندگی کو اپنے لئے گوارا کرتا ہے۔ خدا اس کو پیار کرتا ہے جو خالص دین کے واسطے ہو جائے۔ ہم چاہتے ہیں کہ کچھ آدمی ایسے منتخب کئے جائیں جو (دعوت الی اللہ) کے کام کے واسطے اپنے آپ کو وقف کر دیں اور دوسری کسی بات سے غرض نہ رکھیں۔ ہر قسم کے مصائب اٹھائیں اور ہر جگہ جائیں اور خدا کی بات پہنچائیں۔ صبر اور تحمل سے کام لینے والے آدمی ہوں۔ ان کی طبیعتوں میں جوش نہ ہو۔ ہر ایک سخت کلامی اور گالی کو سن کر نرمی کے ساتھ جواب دینے کی طاقت رکھتے ہوں۔

(ملفوظات جلد 7 ص 1)

بعد ازاں عزیزہ عروسہ ثمر ناگی نے حضرت اقدس مسیح موعود کا منظوم کلام!

اے خدا اے کارساز و عیب پوش و کردگار
اے مرے پیارے مرے محسن میرے پروردگار
کس طرح تیرا کروں اے ذوالمنن شکر و سپاس
وہ زباں لاؤں کہاں سے جس سے ہو یہ کاروبار

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔

اس کے بعد دعوت الی اللہ کے حوالہ سے حضرت اقدس مسیح موعود اور خلفائے احمدیت کے ارشادات اور ہدایات کے حوالہ سے مختلف عناوین پر، مختلف مضامین پیش کئے گئے۔

سب سے پہلے عزیزہ طوبیٰ احمد نے دعوت الی اللہ کی اہمیت وضرورت کے عنوان پر اپنا درج ذیل مضمون پیش کیا۔

''دعوت الی اللہ کی اہمیت وضرورت'' دعوت الی اللہ دراصل لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانے کا نام ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا ہوں۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔ (روحانی خزائن جلد 20 ص 306)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع دعوت الی اللہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

دعوت الی اللہ فریضہ ہے اور ایسی شدت کے ساتھ خدا تعالیٰ کا حکم ہے کہ آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ اگر دعوت نہ دی تو تو نے رسالت کو ہی ضائع کر دیا۔ آپ کی امت بھی جواب دہ ہے اور ہم میں سے ہر ایک جواب دہ ہے۔ (19 جولائی 1985ء)

ایک داعی الی اللہ اگر خالصۃً اللہ تعالیٰ کی محبت میں کام شروع کرتا ہے اس پر توکل کر کے کام شروع کرتا ہے تو بسا اوقات خدا اس کی ایسی ایسی حیرت انگیز راہنمائی فرماتا ہے کہ اسے پتہ ہی نہیں ہوتا کہ کس طرح یہ دلیل اس کے ذہن میں آئی اور کس طرح خدا تعالیٰ نے اسے عظیم الشان غلبہ عطا کیا۔ (28/اگست 1987ء)

آپ مزید فرماتے ہیں:۔

تمہارا کوئی بھی پیشہ ہو کوئی بھی تمہارا کام ہو دنیا کے کسی خطہ میں بس رہے ہو کسی قوم سے تمہارا تعلق ہو۔ تمہارا اولین فرض یہ ہے کہ دنیا کو محمد ﷺ کے رب کی طرف بلاؤ اور ان کے اندھیروں کو نور میں بدل دو اور ان کی موت کو زندگی بخش دو۔ اللہ کرے ایسا ہی ہو۔ (خطبہ جمعہ 25 فروری 1983ء)

بعد ازاں عزیزہ نبیلہ نصرت نے دعوت الی اللہ اور ہماری ذمہ داریاں کے عنوان پر اپنا درج ذیل مضمون پیش کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

پس یہ باتیں ہیں، یعنی دعوت الی اللہ ...... اپنے اعمال کی طرف نگاہ رکھنا، نیک اعمال بجالانا، حقوق اللہ اور حقوق العباد میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی کامل فرمانبرداری کرنا، اپنی استعدادوں اور صلاحیتوں کے مطابق ان حقوق کی ادائیگی کرنا۔ کیونکہ (دعوت الی اللہ) اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک اپنے اعمال پر نظر رکھتے ہوئے ان کو خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق نہ ڈھالا جائے۔ (خطبہ جمعہ امریکہ 2013ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا جو مقصد ہے، یہ بھی ایک جہاد ہے۔ اس کی طرف بھی ہم نے توجہ دینی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر ہم کامیاب نہیں ہو سکتے، اللہ تعالیٰ کا فضل اس کی عبادت کا حق ادا کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔ پس اپنی نمازوں کی حفاظت کریں گے تو اس کے فضل کو حاصل کرنے والے ہم بنیں گے اور اس جہاد میں حصہ لینے والے ہوں گے جو نفس کا بھی جہاد ہے اور خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچانے کا بھی جہاد ہے۔

(خطبہ جمعہ سپین 2013ء)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مزید فرماتے ہیں:۔

(دین) پر ہر سمت سے حملے کئے جا رہے ہیں اور (دین) کی مخالفت میں بہت کچھ کہا اور لکھا جا رہا ہے۔ اس صورت میں آپ کو (دین) کے دفاع کے لئے اٹھ کھڑے ہونا چاہئے۔ اس مغربی معاشرہ میں جس میں آپ رہتے ہیں اپنے آپ کو روشنی کی وہ شمع بنا لیں جس میں دنیاوی حرص اور دنیاوی کھیل تماشوں کا کوئی عنصر موجود نہ ہو بلکہ حقیقت میں اپنے آپ کو روحانی نور سے منور مشعل راہ بنا لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

میں دعا کرتا ہوں کہ یہ نور آپ سب کی زندگیوں میں پیدا ہو جائے اور اگر آپ کو اس میں کامیابی حاصل ہو جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ آپ میری اور آنے والے خلفاء کی فکروں کو دور کرنے والے بن جائیں گے۔

(خطاب بر موقع اجتماع یوکے 2011ء)

اس کے بعد تیسرا مضمون داعی الی اللہ کی خوبیاں کے عنوان سے عزیزہ منصورہ حنا نے پیش کیا۔

داعی الی اللہ کی خوبیاں

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے داعی الی اللہ کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے فرمایا:

پس جس نے بھی داعی الی اللہ بننا ہے اس کے لئے تو یہ لازم ہو جائے گا کہ پہلے خود وہ رب کو پائے۔ اس سے ذاتی تعلق قائم کرے۔ خدا کو پانے کے بعد خدا کی طرف جو بلاتا ہے اس سے آواز میں ایک اور ہی شان پیدا ہو جاتی ہے۔ غرض خدا کی طرف بلانے والی آواز اور ہوتی ہے اور خدا کو پا لینے کے بعد جو بلانے والی آواز ہوتی ہے وہ اور ہوتی ہے۔ پس اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا کو پائے بغیر اس کی طرف کسی کو نہیں بلانا چاہئے ورنہ تمہاری آواز جھوٹی اور کھوکھلی ہو جائے گی اس میں طاقت نہیں رہے گی۔

(خطبہ جمعہ 11 مارچ 1983ء)

حضور نے داعی الی اللہ کی ایک اور صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

دعوت میں حسن خلق کو بہت ہی دخل ہے اور جتنی آپ کے دل میں نرمی ہوگی۔ بنی نوع انسان کی ہمدردی ہوگی سچائی سے پیار ہوگا۔ تقویٰ ہوگا۔ دل میں خدا کا خوف ہوگا اور اس کے علاوہ حسن خلق بھی ہوگا اتنی ہی زیادہ آپ کی دعوت مؤثر اور نتیجہ خیز ہوگی۔ (خطبہ جمعہ 19 جولائی 1985ء)

بعد ازاں چوتھا مضمون عزیزہ مناہل خان نے

دعوت الی اللہ اور حکمت کے عنوان پر پیش کیا۔

دعوت الی اللہ اور حکمت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

اللہ تعالیٰ نے جو حکمت کا لفظ (دعوت الی اللہ) کے لئے استعمال کیا ہے تو اس کے بہت سے معنی ہیں، مختلف حالات اور مختلف لوگوں کے لئے راستوں کی طرف نشاندہی کر دی، کس طرح کن لوگوں سے تم نے واسطہ رکھنا ہے، پہلی بات تو یہ کہ دین کا علم حاصل کرنا بہت ضروری ہے جو قرآن کریم پڑھنے، اس کی تفاسیر کو پڑھنے سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اس سے اپنی دلیلوں کو مضبوط کرو، پھر بعض باتیں جن کی مزید وضاحت آنحضورﷺ نے احادیث میں فرمائی ہوئی ہے، ان کے ذریعہ سے دلیلوں کو مضبوط کرو۔ (دین) کے ساتھ ساتھ آنحضرتﷺ کی ذات پر بعض اعتراضات کئے جاتے ہیں تو ان کے بارے میں بھی مضبوط دلیلیں قائم کرو اور مزید حاصل کرنے کی کوشش کرو۔...... پس حکمت سے (دعوت الی اللہ) کے لئے حضرت مسیح موعود کے کلام کا مطالعہ بھی ضروری ہے اور یہ صرف (دعوت الی اللہ) میں ہی مدد نہیں دے گا بلکہ ہر احمدی کی تربیت میں بھی ایک کردار ادا کر رہا ہوگا۔ (خطبہ جمعہ سپین 5/اپریل 2013ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ واقفات نو کو (دعوت الی اللہ) کرنے کے بارے میں نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

ایک چیز (دعوت الی اللہ) ہے۔ سمجھ رہی ہوتی ہیں کہ بڑا اچھا کام کر رہی ہیں (دعوت الی اللہ) کر کے لیکن اگر وہ (دعوت الی اللہ) لڑکیوں تک ہو رہی ہے تو اچھی چیز ہے۔ وہی (دعوت الی اللہ) جب لڑکوں کے ساتھ شروع ہو جاتی ہے تو وہ بعض دفعہ پھر برائی بن جاتی ہے۔ کیونکہ اس (دعوت الی اللہ) سے پھر اور مزید رابطے پیدا ہوتے ہیں اور پھر بعض دفعہ اپنے گھر والوں کی اپنے خاندان والوں کی بدنامی کا باعث ہو جاتی ہیں لڑکیاں واقف نو بچی جو ہے اس کا ایک علیحدہ مقام ہے، بڑا مقام ہے دوسری بچیوں سے عورتیں عورتوں کو دعوت الی اللہ کریں۔ پمفلٹ تقسیم کریں۔ ایم ٹی اے دکھائیں۔

(واقفات نو کلاس جرمنی 20/اگست 2008ء)

اس کے بعد دعوت الی اللہ کے لئے تعلیم کی اہمیت کے عنوان پر عزیزہ ماریہ سوسن اور عزیزہ نوشابہ باجوہ نے مل کر ایک مضمون پیش کیا۔

دعوت الی اللہ کے لئے تعلیم کی اہمیت

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج آپ طلباء اگر یہ ارادہ کر لیں کہ سائنس کے میدان میں اتنا آگے بڑھنا ہے کہ آئندہ اس ملک کو سائنسدانوں کی جو ضرورت ہے وہ آپ نے پوری کرنی ہے تو یہ (دین) کے نام کو روشن کرنے والا ایسا کام ہوگا جس سے یہ قومیں مجبور ہوں گی پھر یہ (دین) کے خلاف کوئی بات نہ کر سکیں گے۔

(سٹوڈنٹ میٹنگ جرمنی 2010ء)

ایک موقع پر واقفات نو کو نصیحت کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے اور آنحضرتﷺ نے دو ہی علم پسند فرمائے ہیں۔ ایک دین کا علم اور ایک جسم کا علم۔ اگر تم اتنی ہوشیار ہو کہ ڈاکٹر بن سکتی ہو تو ڈاکٹر بن جاؤ۔ ٹیچر بن جاؤ، دوسروں کو علم پڑھانے والی بن جاؤ۔ لینگوئجز کرو جماعت کے کام آسکتی ہو۔ آرکیٹیکٹ بن جاؤ جماعت کے کام آسکتی ہو اور جرنلزم اگر تم پڑھ لو تو آرٹیکل لکھو اخباروں میں (دعوت الی اللہ) کے کام کر سکتی ہو۔ لیکن اخباروں میں نوکری کرنے کے لئے جرنلزم نہیں پڑھنا۔ ...... ریسرچ کی فیلڈ میں بھی احمدی آگے آئیں تاکہ دنیا کو کچھ دے سکیں۔

(20/اگست 2008ء کلاس واقفات جرمنی)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کامیاب دعوت الی اللہ کے لئے علم کے ساتھ ساتھ دعاؤں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

جب تک کسی کھیتی کی آبیاری نہ کی جائے اس وقت تک وہ پھل نہیں دے سکتی اور پانی دینے کے دو طریق ہیں ایک دنیا میں علم کا پانی جو آپ دیتے ہیں۔ لیکن اصل پھل اس فصل کو لگتا ہے جسے آسمان کا پانی میسر آجائے اور وہ آپ کے آنسوؤں کا پانی ہے جو آسمان میں تبدیل ہوتا ہے۔ اگر محض علم کا پانی دے کر آپ کھیتی کو سینچیں گے تو ہرگز توقع نہ رکھیں کہ اسے بابرکت پھل لگے گا اور لازماً دعائیں کرنی پڑیں گی۔ لازماً خدا کے حضور گریہ وزاری کرنی ہوگی اس سے مدد چاہنی ہوگی اور اس کے نتیجہ میں درحقیقت یہ مومن کے آنسو ہی ہوتے ہیں جو باران رحمت بنا کرتے ہیں۔

(خطبہ جمعہ 25 فروری 1983ء)

پس آج ہم واقفات نو پر یہ بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہماری زندگیوں کا ہر لمحہ اس مقدس فرض کی تکمیل میں گزرے جو ہمارے پیارے خدا نے ہمارے سپرد کیا ہے اور سیدنا حضرت مسیح موعود اور ہمارے پیارے خلفاء ہم سے توقع کر رہے ہیں۔

بعدازاں عزیزہ عمرانہ عارف، ثناء خان، صائمہ روڈولف، ثمین ساہی، روبینہ فاروق، روبینہ طارق، عافیہ گل، زونہ طارق، ماہم خان اور نبیلہ منور نے کورس کی صورت میں درج ذیل ترانہ پڑھا۔

اپنے رہبر سے قدم ہم کو ملانے ہوں گے
اب عبادات کے معیار بڑھانے ہوں گے
ساری دنیا کو خدا پاک کا رنگ دینا ہے
اب نئے ارض و سماء ہم کو بنانے ہوں گے
جو دیا مولا نے سب اس کو ہی لوٹانا ہے
خود کو بیچا ہے تو اقرار نبھانے ہوں گے
ست گامی سے تو منزل نہیں ملنے والی
کھو گیا وقت تو پھر اشک بہانے ہوں گے
معاملے سیدھے، کھرے، صاف ہی رکھنے ہوں گے
اس کی درگہ میں کہاں عذر بہانے ہوں گے

سوال و جواب

اس ترانہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت واقفات نو بچیوں کو سوالات کرنے کی اجازت عطا فرمائی۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ:

حدیث میں آیا ہے کہ باجماعت نماز مختصر کی جائے۔ مختصر سے کیا مراد ہے؟ نیز جب امام نماز پڑھا رہا ہو تو بعض اوقات مقتدی کی آخری دعائیں رہ جاتی ہیں۔ اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

باجماعت نماز مختصر کرنے کا جو ذکر ہے وہ امام کے لئے ہے کیونکہ مختلف قسم کے لوگ پیچھے ہوتے ہیں۔ بچے بھی ہوتے ہیں، بوڑھے بھی ہوتے ہیں۔ بعض دفعہ بیمار بھی ہوتے ہیں۔ اس لئے نماز مختصر پڑھاؤ تاکہ لوگوں کو زیادہ تکلیف نہ ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لیکن مختصر کا معیار مختلف ہے۔ آنحضرتﷺ کی مختصر نماز بھی ہماری لمبی نمازوں سے زیادہ ہوتی تھی اور آپ کے جو نوافل تھے، ان کے بارے میں تو حضرت عائشہ نے فرمایا کہ آنحضرتﷺ کے نوافل کا تو پوچھو ہی نہ کہ ان کی کیا لمبائی تھی، کیا خوبصورتی تھی۔ کچھ نہ پوچھو۔

حضرت مصلح موعود نے اپنا ایک واقعہ بیان کیا کہ ہم سفر پر تھے۔ وہاں پرانی تاریخی عمارات دیکھ رہے تھے۔ ایک جگہ مسلمان بادشاہوں کی پرانی مسجد تھی۔ وہاں ہم نے نماز پڑھنی شروع کی۔ ظہر و عصر کی نماز پڑھنی تھی تو ہمیں نماز پڑھتے ہوئے کوئی پینتیس چالیس منٹ لگ گئے۔ لوگوں کے لئے بڑی حیرت انگیز بات تھی کہ اتنی لمبی نماز پڑھی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سو مختلف موقعوں پر حالات کی مناسبت سے نمازیں لمبی اور چھوٹی ہوتی ہیں۔

فرمایا: ابھی میں امریکہ گیا ہوں تو ایک بچے نے مجھے خط لکھا کہ آپ رکوع اتنا لمبا کرتے ہیں۔ کیا دعائیں کرتے ہیں۔ ہمیں بھی بتا دیں۔ تو مختلف حالات اور مواقع کی مناسبت سے نمازوں کی ادائیگی کم یا زیادہ وقت لیتی ہے۔ لیکن اگر مجھے کوئی بوڑھے کھانستے ہوئے محسوس ہوں یا بچہ روتا ہو تو میں فوراً نماز مختصر کر دیتا ہوں کیونکہ حدیث میں یہی آیا ہے کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا ہے کہ میں بھی ایسی صورت میں نماز چھوٹی کرتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اختصار مختلف حالات میں مختلف ہوتا ہے۔ لیکن ہماری عموماً نمازیں دس سے تیرہ چودہ منٹ کے اندر اندر ہوتی ہیں۔ یہ مختصر ہی تو ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا مختصر کی جائے۔ لیکن بعض غیر از جماعت جو ہیں انہوں نے اختصار کا الٹا مطلب لے لیا ہے۔ ایک ہمارا غیر از جماعت کارکن یونیورسٹی کے دفتر میں ہوتا تھا۔ وہ کہتا تھا کہ ہمارے مولوی صاحب بڑی اچھی تراویح پڑھاتے ہیں۔ میں نے پوچھا کس طرح سے؟ تو کہنے لگا کہ ایسی تیزی سے قرآن شریف پڑھتے ہیں کہ مزا آجاتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ کتنی دیر میں پڑھاتے ہیں؟ جواب دیا کہ ہم آٹھ رکعتیں پڑھتے ہیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ منٹ لگتے ہیں۔ اس بارہ منٹ میں پورا سپارہ بھی پڑھ جاتے ہیں، سجدے بھی کر دیتے ہیں، رکوع بھی کر دیتے ہیں، قیام بھی ہو جاتا ہے۔ تو ایسی مختصر کا حکم نہیں ہے۔ مختصر وہ ہو جو reasonable ہو۔ اس کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جو بہت زیادہ بیمار ہیں، ان کے لئے تو ویسے ہی اجازت ہے کہ (بیت) میں نہ آئیں اور چھوٹے بچوں کو بھی نہ لائیں۔ عورتوں کے لئے ویسے ہی فرض نہیں ہے۔ اختصار سے مراد یہی ہے کہ reasonably مختصر ہو یا لمبی ہو۔ ٹکریں مارنا مقصد نہیں ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بعض امام خاموش نماز تیزی سے پڑھ رہے ہوتے ہیں، سورۃ فاتحہ پڑھتے ہیں، بعد میں سورۃ بھی مختصر سی پڑھ لیتے ہیں۔ دوسرا آدمی جو پیچھے ہے، ابھی سورۃ فاتحہ ہی پڑھ رہا ہوتا ہے۔ امام کی تیزی کی وجہ سے بعض لوگوں کی تو سورۃ فاتحہ بھی مکمل نہیں ہوتی۔ تو امام نے جو کچھ پڑھ لیا، وہی مقتدی کے لئے ہو گیا۔ اگر آپ نے دعائیں نہیں بھی کیں تو کوئی بات نہیں۔ دعائیں نماز کا کوئی فرض حصہ تو نہیں ہیں۔ آپ التحیات میں بیٹھتے ہیں اور درود شریف کے بعد جو دعائیں پڑھتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بعض دعائیں ہیں، ضروری نہیں ہے کہ جو آپ کی نماز کی کتاب میں درود شریف کے بعد دعائیں لکھی ہوئی ہیں، وہی پڑھنی ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سی دعائیں ہو سکتی ہیں۔ تو بعض دفعہ امام لمبی التحیات بیٹھتا ہے، بہت زیادہ دعائیں پڑھ رہا ہوتا ہے۔ آپ کو تو نہیں پتہ ہوتا۔ آپ بار بار دعائیں دہرا رہی ہوتی ہیں۔ اس لئے امام کے پیچھے جو نماز ہے، چاہے آپ کچھ دہرا رہے ہیں یا نہیں دہرا رہے۔ جو امام نے پڑھ لیا وہی آپ کے لئے بھی ہو گیا اور جو امام نے دعائیں کیں وہ آپ کے لئے بھی ہو گئیں۔ کیونکہ امام کے پیچھے آپ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

لطیفہ ہے کہ ہمارے ایک بزرگ ہوتے تھے،

وہ بڑی تیزی سے نماز پڑھایا کرتے تھے۔ سجدہ بھی بڑی تیزی سے کر لیتے تھے۔ ذرا بڑی عمر کے ایک بزرگ ان کو کہنے لگے کہ آپ جتنا چاہیں سجدہ چھوٹا کریں اور تیزی سے نماز پڑھائیں، میں ایک دفعہ 'سبحان ربی الاعلیٰ' پڑھ ہی لیتا ہوں۔ تو خواہ کم پڑھیں یا زیادہ پڑھیں، امام کے پیچھے آپ کی نماز ہوگئی۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ:

جرمنی میں ہم پہلی ...... جماعت ہیں جس کو صوبہ ہیسن میں ایک سرکاری سٹیٹس ملا ہے۔ جس کے ذریعہ عیسائیوں کے چرچ کے برابر ہوگئے ہیں۔ کیا اب ہم بھی اپنے سکولز وغیرہ بنایا کریں گے اور ٹیکس وغیرہ اکٹھا کیا کریں گے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پاکستان کی پارلیمنٹ نے ہمیں سرکاری غیر مسلمان بنایا تھا اور جرمنی کی حکومت نے ہمیں سرکاری...... بنا دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اب جو بھی سٹیٹس مل گیا ہے۔ اب آپ ہر چیز کر سکتے ہیں۔ آپ کے اتنے ذرائع اور وسائل ہوں تو سب کچھ کر سکتے ہیں۔ افریقہ میں بھی ہم رجسٹرڈ ہیں، وہاں بھی تو ہم نے سکول بنائے ہوئے ہیں۔ ہمارے سینکڑوں سکول ہیں اور کئی ہسپتال ہیں۔ اور دوسرے مختلف ادارے ہیں۔ کمپیوٹر کے ٹریننگ سنٹرز ہیں۔ تو یہاں بھی اگر جماعت چاہے اور بنانے کی اجازت ہے اور اگر جماعت افورڈ کر سکتی ہے، تو کرنا چاہئے۔ ضرور کریں۔ آخر جماعت نے انشاء اللہ تعالیٰ بڑھنا ہی ہے۔ یہیں تو نہیں رہنا۔ ہمارا گول صرف یہ تو نہیں تھا کہ ہم جماعت کو وہ سٹیٹس دلوا دیں کہ ...... آرگنائزیشن قبول کر لیا۔ اصل مقصد تو یہ ہے کہ ہم نے (دعوت الی اللہ) کرنی ہے۔ ...... احمدیت کا پیغام پہنچانا ہے اور اس کو لے کر آپ آگے بڑھتے جائیں گے تو پھر یہی سکول آپ کے سکول بن جائیں گے۔ اس کے علاوہ آپ اپنے بھی کھولتے رہیں۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ:

(دعوت الی اللہ کے) سٹینڈ پر مختلف قسم کے سوال کئے جاتے ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ (دین) میں خواتین کا کردار کیا ہے؟ (دین) میں عورتیں تو مردوں سے اتنی دور رہتی ہیں اور مختلف فیلڈز میں مردوں کے شانہ بشانہ کام کر ہی نہیں سکتیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اب اس کے بعد ہر مرد اور عورت کو اللہ تعالیٰ نے کچھ ذمہ داریاں دے دیں۔ ایک کو کہا تم باہر کے کام سنبھالو اور ایک کو کہا کہ تم گھر سنبھالو اور اپنی نسل کی اچھے رنگ میں تربیت کرو۔ اپنے علم کو ان کی تربیت پر خرچ کرو تا کہ وہ اچھے شہری بنیں۔ اللہ تعالیٰ نے عورت کو کہیں نہیں روکا کہ تم ڈاکٹر نہ بنو اور خدمت نہ کرو۔ پرانے زمانے میں جنگوں میں بھی عورتیں نرسنگ کرتی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں تک دین کا علم ہے تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ آدھا علم عائشہؓ سے سیکھو۔ یعنی آدھا علم عائشہؓ سے اور آدھا علم باقی تمام مرد صحابہؓ سے۔ تو یہ ایک عورت کا مقام ہے۔ عورت کو اسلام نے سب کچھ دیا۔ اسلام نے عورت کو وراثت کا حق دیا۔ اسلام نے عورت کو اپنی مرضی سے شادی کرنے کا حق دیا۔ اسلام نے عورت کو طلاق کا حق دیا۔ یہ یورپ ویسٹ والے تو ابھی سو پچاس سال کی باتیں کرتے ہیں۔ یہاں آزادی کو آئے ہوئے ابھی پچاس ساٹھ سال ہی ہوئے ہیں، لیکن یہ تعلیمات ہمیں تو بہت پہلے مل گئی ہوئی تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں جہاں ضرورت ہو وہاں عورتیں کام بھی کرتی ہیں۔ اس لئے یہ پابندی کوئی نہیں کہ ہم کام نہیں کر سکتیں۔ ہماری لڑکیاں ٹیچر ہیں، ہماری عورتیں ڈاکٹر ہیں، نرسیں ہیں، کمپیوٹر سائنس میں ہیں، ریسرچ میں ہیں۔ اس وقت سوئٹزرلینڈ میں بگ بینگ پر ریسرچ ہو رہی ہے۔ وہاں جو سائنٹسٹ ہیں ان میں ایک احمدی عورت بھی ہے۔

اس لئے احمدی ہر جگہ شامل ہوتے ہیں اور ہر جگہ کام کرتے ہیں۔ لیکن وہ یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے جو پہلے فرائض ہیں ان کو ہم سامنے رکھیں۔ دوسری چیزیں ثانوی حیثیت کی ہیں۔ تم ان کو کہو کہ مجھے تو کوئی تکلیف نہیں ہے، تمہیں کیا تکلیف ہے؟

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ:

جیلیٹین (Gelatin) بہت سی کھانے کی اشیاء میں پائی جاتی ہے۔ اس کے بارہ میں جماعت کا کیا موقف ہے؟

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیلیٹین مختلف ذریعوں سے بنتی ہے۔ کچھ جانوروں کی ہڈیوں سے بناتے ہیں۔ اس میں سؤر کی ہڈیاں بھی شامل کر دیتے ہیں اور اس پر سؤر کا نام لکھا ہوتا ہے۔ کچھ vegetable gelatin جیلیٹین ہیں جو Aloe Vera سے بھی بنتی ہیں اور کچھ اور پودے ہیں۔ beans سے بھی جیلیٹین بنتی ہے۔ تو یہ جیلیٹین تو حلال ہیں اور جس پر سؤر بنا ہوا جیلیٹین لکھا ہو، وہ نہ کھاؤ۔ بسکٹوں میں جہاں جیلیٹین ہوتی ہے وہاں بھی لکھا ہوا ہوتا ہے، تو ایسے بسکٹ نہ کھایا کرو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ لوگ تو بغیر پڑھے چاکلیٹ بھی کھا جاتے ہیں اور بہت سارے لوگ میرے لئے بھی تحفہ لے آتے ہیں اور جب میں اسے دیکھتا ہوں تو اس میں بڑا واضح طور پر لکھا ہوتا ہے کہ اس میں شیمپین ملی ہے۔ اس میں فلاں شراب ملی ہے۔ اس میں فلاں چیز ہے اور آپ منہ میں ڈالتے ہیں اور نرم کر کے نگل گئے۔ اس کے بعد پتہ ہی نہیں چلتا کہ نشہ چڑھا کہ نہیں چڑھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اب انہوں نے لکھنا شروع کر دیا ہے۔ الکوحل فری چاکلیٹ بھی ملتا ہے۔ ڈبوں کے پیچھے لکھا ہوتا ہے۔ تو وہ جیلیٹینز جو حلال اشیاء سے بنی ہو، آپ کھا سکتی ہیں۔ وہ آپ کھا لیا کریں۔ باقی احتیاط تو بہر حال کرنی چاہئے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کے زمانہ میں بھی یہ سوال اٹھا تھا۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ جو بسکٹ یورپ سے آتے ہیں، ان میں سؤر کی چربی ڈالی ہوتی ہے۔ اس لئے تم لوگوں کو احتیاط کرنی چاہئے۔ نہیں کھانے چاہئیں۔ یہ نہیں ہے کہ سؤر کی چربی پر بسم اللہ پڑھو اور کھا جاؤ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اب عقل ہمارے ہاں اتنی ہے کہ عقل کے بغیر نقل مارتے ہیں۔ وہاں یوکے میں ان کا احمدیہ گزٹ Gezette نام کا رسالہ چھپتا ہے۔ اس میں کھانے پکانے کے طریقے بھی لکھے ہوتے ہیں۔ اس میں جس کسی نے کیک بنانے کا طریقہ نقل کیا، اس کو پتا ہی نہیں کہ کیک کس طرح بناتے ہیں۔ کبھی تجربہ بھی نہیں کیا ہوگا۔ بس کسی عورت یا مرد نے اپنا نام دینا تھا کہ میرا رسالہ میں نام آجائے۔ اس نے ساری recipe لکھ دی اور اس میں لکھا تھا کہ lard بھی اس میں ڈالنا ہے۔ اب lard سؤر کی چربی ہوتی ہے۔ اب وہاں سے کسی نے یہ recipe لے کر جماعت کے رسالہ میں دے دی کہ کیک بنانا ہے، اس میں لارڈ ڈال دیں۔ اب اس سے لوگ سمجھیں گے کہ اب لارڈ حلال ہو گیا ہے کیونکہ جماعت کے رسالہ میں آ گیا ہے۔ اتفاق سے میری نظر پڑ گئی تو میں نے ان کو کہا کہ یہ آپ نے کیا دیا ہے۔ تو بعد میں انہوں نے تردید کی اور لکھا کہ یہ ہم سے غلط ہو گیا تھا۔ اس لئے احتیاط کرنی چاہئے۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ:

روز کے روز صدقہ نکال کر جب کافی سارا جمع ہو جائے تو اس کو کدھر استعمال کرنا چاہئے؟ میں زیادہ دیر اسے گھر میں رکھنا نہیں چاہتی۔

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بہت اچھی عادت ہے، روز صدقہ نکالتی ہو۔ صدقہ نکال کر جمع کر لیا کریں۔ اگر کوئی ایسا نہ ملے جس کو دے سکیں تو پھر مہینہ کے آخر پر کسی جگہ دے دیں۔ جماعت کے صدقات میں دے دیں۔ کسی چیریٹی میں دے دیں۔ جس کا پتہ ہو کہ صحیح طرح استعمال ہو رہا ہے۔ Save The Children چیریٹی ہے یا اور بہت سی چیریٹیز ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مریم فنڈ میں فنڈ کے طور پر دیں۔ صدقہ کر کے نہ دیں۔ صدقہ غریب کو دیں اور آپ مختلف جگہوں پر دے سکتی ہیں۔ روز کا روز نکالتی ہیں تو بڑی اچھی بات ہے۔ نکالنا چاہئے۔ میں خود روز نکالتا ہوں، پھر اکٹھا کر کے کسی کو دے دیتا ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مریضوں کی امداد میں بھی دے سکتی ہو۔ افریقہ میں ہمارے بہت سارے غریبوں کے فنڈ ہیں، ان میں صدقہ دے سکتی ہو۔ ہیومینٹی فرسٹ میں دے سکتی ہو۔ ان کو جمع کروا دو، ان کو ضرورت پڑتی ہے۔ جرمنی والے ہیومینٹی فرسٹ کے ذریعہ بینن میں دار الیتامیٰ چلا رہے ہیں اور پھر کچھ ہسپتال کھول رہے ہیں، تو وہاں مدد ہو جائے گی۔ بلکہ وہاں صدقہ جاریہ ہو جائے گا۔ اس طرح یتیم خانہ کے لئے یا ہسپتال کے لئے وہ ایسا صدقہ ہے کہ تمہاری رقم تو وہاں ایک دفعہ دی گئی ہے لیکن کیونکہ وہ ایسا کام ہے جو مستقل جاری ہے اور اس سے مخلوق کی خدمت ہو رہی ہے۔ تو اس کو صدقہ جاریہ کہتے ہیں۔ وہاں تمہارا نام آ جاتا ہے۔ ظاہری نہ بھی آئے تو اللہ تعالیٰ کی فہرست میں ضرور آ جاتا ہے۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پہلے خطبہ اور خطبہ ثانیہ کے درمیان وقفہ کے لئے بیٹھتے کیوں ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ سنت ہے۔ سنت پر عمل کرتے ہیں۔ خطبہ ثانیہ مسنون خطبہ کہلاتا ہے، جو آنحضرت ﷺ دیا کرتے تھے۔ خطبہ کے پہلے حصہ میں لوگوں کی تعلیم و تربیت کے لئے جو باتیں کہنی ہوتی تھیں وہ آپ ﷺ کہا کرتے تھے۔ اس کے بعد ایک وقفہ کے لئے بیٹھ جایا کرتے تھے، پھر کھڑے ہو کر خطبہ ثانیہ پڑھا کرتے تھے۔ اس خطبہ ثانیہ کی اللہ تعالیٰ کے کلام پر بنیاد ہے۔ آنحضرت ﷺ کی یہ سنت تھی۔

ایک واقفہ نو نے سوال کیا کہ:

ٹوٹکوں کے بارہ میں جماعت کا کیا عقیدہ ہے کہ فلاں عمل کریں تو آپ کا فلاں مسئلہ حل ہو جائے گا اور مشکل دور ہو جائے گی۔

اس کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ فضولیات ہیں، لغویات ہیں۔ میں تو اس کو نہیں مانتا۔ باقی ٹوٹکے اور بھی چیز ہیں۔ بعض روایتیں چلی آتی ہیں۔ بعض چھوٹے چھوٹے نسخے ہوتے ہیں جو گھروں میں استعمال ہوتے ہیں۔ اس سے بعض چیزیں ٹھیک ہو جاتی ہیں۔ مثلاً ایک ٹوٹکہ بعض گھروں والے دیتے ہیں، بعض بچوں پر

کامیاب بھی ہوتا ہے۔ میں بھی دے دیتا ہوں کہ چنے کی دال جو ہے، اگر کسی کا قد چھوٹا ہے تو پہلے دن ایک دانہ بھگو کے کھاؤ۔ پھر اگلے دن دو، پھر چار پھر آٹھ، پھر سولہ، اور جب چائے کی چمچی کے برابر لیول ہو جائے تو اس کو چالیس دن تک کھاؤ تو قد بڑھ جاتا ہے۔ بعض لوگوں کے اس سے قد بڑھے ہیں۔ اس قسم کے ٹوٹکے ٹھیک ہیں۔ بعض کی اولاد نہیں ہوتی تو کالی مرچ کا نسخہ استعمال کرتے ہیں۔ نسخہ بھی ہے اور ٹوٹکہ بھی ہے۔ لیکن یہ کہنا کہ جس گھر میں دو بہنوں کی شادی ہوئی تو اس کو بلالو، فلاں کو بلالو، تو یہ ہو جائے گا، ان میں کوئی خدائی تاثیرات پیدا ہو جائیں گی۔ یہ سب باتیں غلط ہیں۔

مکرم احمد ریاض ڈوگر صاحب

نگر پارکر و تھر پارکر کا مختصر تعارف

قدیم تاریخ، معدنیات، جنگلی حیات اور آثار قدیمہ

آج میں آپ کو پاکستان کے ایک ایسے علاقے کا تعارف کروانے جا رہا ہوں جو کہ انتہائی پسماندہ علاقہ ہے۔ جہاں کے بسنے والے لوگ بہت سادہ لوح اور پُر امن ہیں اور انتہائی غربت کے عالم میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ گو کہ یہاں پر اکثریت ہندوؤں کی ہے مگر یہاں پر ہر قومیت اور فرقہ کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ یہاں کے لوگ محنتی اور مہمان نواز اور ایک دوسرے کا احساس کرنے والے ہیں۔ ہر خوشی وغمی کے وقت میں ایک دوسرے کے کام آتے ہیں۔

نگر پارکر ضلع تھر پارکر کا ایک شہر ہے جو کہ کارونجھر پہاڑی علاقہ ہے۔ تھر ایک صحرائی علاقہ ہے جہاں پر تا حد نگاہ ریت کے ٹیلے نظر آتے ہیں۔ یہاں کے لوگ غریب اور تعلیم کے زیور سے محروم ہیں۔ یہاں پر طرز زندگی غربت اور افلاس کی وجہ سے زندگی کے معیار سے بھی نیچے گزاری جاتی ہے۔ یہاں پر چند ایک پڑھے لکھے خاندان ہیں۔ جنہوں نے یہاں پر غریب ہندو طبقوں اور مسلمانوں پر اپنا اثر ورسوخ بنایا ہوا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کا ایک ادارہ وقف جدید ہے جو کہ یہاں پر ایک اہم کردار ادا کر رہا ہے اور بہت فعال ہے۔ وقف جدید کے معلمین یہاں پر مختلف دیہاتوں میں اپنی زندگیاں وقف کر کے یہاں کے لوگوں کو دینی تعلیم اور دنیاوی تعلیم کے بارہ میں بتاتے ہیں اور ان کے ساتھ مل کر ان کو ترقی کی طرف گامزن کرنے میں ایک اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ یہاں پر بسنے والے لوگوں کی اکثریت کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ ان کی یہ زمین جو کہ بظاہر ریت کے ٹیلوں پر مشتمل ہے دراصل ایک بیش قیمت خزانہ ہے اور زیر زمین پائی جانے والی معدنیات کے بارے میں وہ نہیں جانتے حکمران قدرتی وسائل کو بروئے کار نہ لاکر ان غریبوں کو ترقی کے مواقع نہیں حاصل کرنے دیتے۔

تھر پارکر میں پائی جانے والی معدنیات

تھر پارکر میں زیر زمین کوئلہ کی بہت بڑی مقدار ہے جس پر پاکستان کے بعض سائنسدان ریسرچ کر رہے ہیں اور انہوں نے اپنی ابتدائی ریسرچ میں زیر زمین کوئلہ سے بجلی، تیل اور گیس پیدا کرنے کا کامیاب تجربہ کا دعویٰ کیا ہے۔ نیشنل انرجی کانفرنس میں زیر زمین کوئلہ سے بجلی بنانے اور پھر اس کو سپلائی کرنے کی مدت تقریباً ڈیڑھ سو سال تک کی بتائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ زیر زمین فاسفورس اور گرے نائٹ بھی پایا جاتا ہے۔ نگر پارکر کے پہاڑی سلسلہ میں مختلف معدنیات ہیں جس میں تانبا، سنگ مرمر اور سفید چائنہ مٹی بھی ہے۔ سفید چائنہ مٹی زیر زمین پہاڑوں کے ساتھ سے نکالی جاتی ہے اور نگر پارکر شہر میں لاکر اس کی صفائی کی جاتی ہے اور پھر اس مٹی کو اندرون ملک فیکٹریوں میں بھجوایا جاتا ہے۔ جہاں پر اس مٹی سے بجلی کے آلات اور برتنوں کے علاوہ مختلف چیزیں بنائی جاتی ہیں۔ فاسفورس کوئلہ سفید مٹی اور دیگر معدنیات کی وجہ سے تھر پارکر میں زیر زمین پانی بھی نمکین ہے۔ اور یہ پانی ڈیڑھ سو فٹ کی گہرائی سے شروع ہوتا ہے۔

جنگلی حیات

تھر پارکر میں مور عام پایا جاتا ہے۔ ہندو اسے ایک مقدس پرندہ سمجھتے ہیں اور اس کے شکار پر پابندی ہے۔ مور وہاں پر اتنا عام ہے کہ لوگوں کے گھروں میں مرغیوں کی طرح گھومتا ہے اور لوگ انہیں دانہ ڈالتے ہیں اور مور بھی انسانوں سے مانوس ہیں۔ دیگر علاقوں سے آئے ہوئے سیاح ان نظاروں کو دیکھ کر بہت ہی لطف اندوز ہوتے ہیں۔ تھر میں بارڈر ایریا کے ساتھ ساتھ نیل گائے، ہرن، خرگوش، تلیر، تیتر، فاختہ اور دیگر پرندے بھی پائے جاتے ہیں۔

نگر پارکر میں اور دیگر دیہاتوں میں چھوٹی مکھی کا شہد ملتا ہے۔ مزے کی بات یہ ہے کہ یہاں پر بڑی مکھی نہیں ہوتی۔ اس کے علاوہ نگر پارکر سے 10 کلومیٹر پہلے ایک تاریخی شہر ویراواہ واقع ہے جس کے ساتھ میٹھے پانی کی ایک بہت بڑی جھیل ہے۔ جو کہ سیاحوں کا دل موہ لیتی ہے اور یہاں پر سردیوں میں ٹمپریچر 26 سے 30 ڈگری سنٹی گریڈ ہوتا ہے۔ تو ٹھنڈے علاقوں سے خاص طور پر رشیا سے یہاں پر بہت سارے پرندے جھیل میں اکٹھے ہو جاتے ہیں اور جھیل کا ایک منفرد اور دل لبھانے والا نظارہ ہوتا ہے۔

پرانے مندر

ویسے تو تھر پارکر کے مرکزی شہر مٹھی میں ہندوؤں کے بہت سے مندر ہیں۔ لیکن قیام پاکستان سے پہلے ہندوؤں کے بہت سے پرانے مندر ابھی بھی تھر پارکر میں موجود ہیں جن میں مٹھی سے نگر پارکر کے درمیان ایک علاقہ گوڑی مندر کہلاتا ہے جہاں پر بہت سے پرانے مندر ہیں اور جن کے اندر مورتیاں کھدی ہوئی ہیں اور ان کے اوپر کشیدہ کاری ہوئی ہے۔ تمام مندر سنگ مرمر کے بنے ہوئے ہیں۔ گوڑی مندر سے نگر پارکر کے پہاڑی سلسلہ کارونجھر پہاڑ کے درمیان تک ایک سرنگ بنائی گئی ہے جو کہ ان پہاڑوں کے درمیان مندر میں جا نکلتی ہے۔ اندازاً اس کی لمبائی 20 کلو میٹر کے قریب ہے۔ پرانے زمانے کے لوگ اپنے مقدس تہوار اور میلوں کے لئے ان رستوں کا استعمال کرتے تھے۔ سرنگ کے آثار آج بھی واضح نظر آتے ہیں۔ اس کے علاوہ نگر پارکر ویراواہ اور دیگر دیہاتوں میں ہندوؤں کے مندر موجود ہیں سنگ مرمر کے بنے ہوئے ہیں۔

پرانی مسجدیں

نگر پارکر سے 5 کلومیٹر پہلے ایک محمد بن قاسم کے دور کی بنی ہوئی سنگ مرمر کی مسجد بھی ہے جس کو پوڈیسر کی مسجد کہتے ہیں۔ یہ مسجد اس دور میں موجود بادشاہ نے وہاں پر مسلمانوں کی عبادت کے لئے بنائی تھی۔ لیکن حفاظت نہ ہونے کی وجہ سے آثار قدیمہ کی نشانی کے طور پر پہچانی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ تھر پارکر میں عمر کوٹ کا قلعہ بہت مشہور ہے اور دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ مٹھی سے چھاچھرو جاتے ہوئے بھی ایک تاریخی مسجد اور درسگاہ ہے۔

رن کچھ

تھر پارکر چونکہ پاکستان کا آخری ضلع ہے جو کہ لائن آف کنٹرول پر واقع ہے اور اس کی پہچان رن کچھ سے بھی ہوتی ہے۔ رن کچھ نمکین پانی کا وہ ذخیرہ ہے جس میں کوئی جاندار چیز رہ نہیں سکتی اور نہ ہی اس سے کوئی فصل وغیرہ ہوتی ہے کیونکہ یہ بہت کڑوا پانی ہوتا ہے۔ اس پانی کی کثافت اور مالیکیول کی خاصیت ایسی ہے کہ اس میں کوئی چیز ڈوب نہیں سکتی۔ اس پانی سے نمک بنایا جاتا ہے جو کہ موقع پر جھیل کے ساتھ فیکٹریاں لگا کر نمک کو کشید کیا جاتا ہے اور اندرون ملک بھجوایا جاتا ہے۔

ذریعہ معاش

تھر میں موجود لوگ اپنی گزر بسر کرنے کے لئے بارشوں پر انحصار کرتے ہیں جولائی، اگست اور ستمبر کے مہینوں میں جب بارش ہوتی ہے تو یہ لوگ ریت پر گوارا، باجرہ اور تربوز کی فصل کاشت کرتے ہیں اور اس سے ہونے والی آمدنی سے اپنے اخراجات پورے کرتے ہیں اور اگر خدانخواستہ بارش نہ ہو تو یہ لوگ کچھ بھی کاشت نہیں کر سکتے اور قحط سالی میں گزارا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ لوگوں نے سینکڑوں کی تعداد میں بھیڑ بکریاں اور گائے پال رکھی ہیں جن کا وہ دودھ بیچتے ہیں اور جانوروں کی تجارت کرتے ہیں اور اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالتے ہیں اور دیگر ضروریات زندگی پوری کرتے ہیں اس کے علاوہ پالتو جانوروں میں اونٹ اور گدھے بھی پال رکھے ہیں جن سے وہ پانی اور اپنا سامان بازاروں سے دیہاتوں میں لے جانے کے لئے سفر کرتے ہیں۔

نگر پارکر میں تھر کی نسبت فصلوں کی کاشت قدرے بہتر ہے۔ خاص طور پر کاسبو گاؤں کاشت کے لئے بہت مشہور ہے۔ یہاں پر مختلف موسمی سبزیاں، فروٹ اور پیاز کی کاشت ہوتی ہے۔ نگر میں لوگوں نے کنوئیں بنائے ہوئے ہیں جن کی گہرائی 60 سے 70 فٹ تک ہوتی ہے۔ یہ ایک پہاڑی علاقہ ہے بارشوں کا پانی یہاں پر زیر زمین محفوظ رہتا ہے اور میٹھا ہوتا ہے لوگ ان کنوؤں سے پینے کا پانی اور فصلوں کی کاشت کے لئے پانی کو استعمال کرتے ہیں۔ تھر کی نسبت یہاں پر پانی زیادہ عرصہ تک محفوظ بھی رہتا ہے اور تھر کی نسبت قدرے معیار زندگی بہتر ہے۔ یہاں پر تقریباً سارا سال موسم ایک جیسا ہی رہتا ہے دو مہینوں کی سردی ہوتی ہے جبکہ باقی مہینوں میں دن کے وقت گرمی اور رات کو ٹھنڈ ہو جاتی ہے جیسا کہ پہاڑی علاقوں میں ہوتا ہے۔

سمال ڈیم

نگر اور اس کے گردونواح میں سمال ڈیم بنائے گئے ہیں جو کہ بارشوں کے دنوں میں پانی سے بھر جاتے ہیں۔ چونکہ پہاڑی سے آتے ہوئے ندی نالے صاف پانی کو لے کر آتے ہیں تو وہ ان ڈیموں کو پہلے بھرتے ہیں اور پھر جو پانی ڈیموں سے زیادہ ہوتا ہے وہ پانی ویراواہ جھیل میں اکٹھا ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ لوگ اپنی زمینوں کے اندر بند باندھ کر پانی کو فصلوں کے لئے محفوظ کرتے ہیں۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 2 جولائی 2013ء کو بیت السبوح جرمنی میں درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ نیاز بیگم صاحبہ

مکرمہ نیاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالعزیز ڈوگر صاحب حال فرینکفرٹ جرمنی مورخہ 2 جولائی 2013ء کو 81 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ قرآن کریم سے آپ کو خاص شغف تھا۔ بعض اوقات رمضان کے مہینہ میں دس دس بار قرآن کریم کا دور مکمل کر لیا کرتی تھیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند نیک اور متقی خاتون تھیں حج بیت اللہ کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ ہمیشہ خلافت سے گہرا تعلق رکھا۔ خلیفہ وقت کے احکامات پر فوراً عمل کرتی تھیں اور بچوں کو بھی یاددہانی کراتی رہتی تھیں۔ مرحومہ وصیت کے بابرکت نظام میں شامل تھیں۔ آپ نے اپنے پیچھے میاں سمیت 3 لڑکے اور 4 لڑکیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔

مکرم مبشر احمد عاصم صاحب

مکرم مبشر احمد عاصم صاحب بادنوئے ہائیم جرمنی مورخہ یکم جولائی 2013ء کو 54 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ مرحوم اور ان کی فیملی کا جماعت کے ساتھ بڑا اچھا اور گہرا تعلق ہے۔ کافی عرصہ سے بیمار چلے آرہے تھے۔ بیماری کے دوران ان کے داماد ان کی طرف سے باقاعدگی سے ان کا چندہ ادا کرتے رہے۔ آپ کو خلافت سے بے حد پیار تھا اور جماعتی چندوں میں اور لین دین میں صاف اور کھرے آدمی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

مکرمہ راشدہ پروین صاحبہ

مکرمہ راشدہ پروین صاحبہ بنت مکرم احمد خان کنگ صاحب آف ہالینڈ مورخہ 28 جون 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ نہایت سادہ مزاج اور ہمدرد خاتون تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے 3 بیٹے اور ایک بیٹی سوگوار چھوڑی ہیں۔ مرحومہ مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب لوکل امیر ہیمبرگ کی کزن اور مکرم احمد خان کنگ آف گجرات کنگ چمن کی بیٹی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم چوہدری نسیم احمد اعوان صاحب

مکرم چوہدری نسیم احمد اعوان صاحب ابن مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب مرحوم ربوہ مورخہ 2۔اپریل 2013ء کو طویل علالت کے بعد وفات پاگئے۔ آپ نہایت ملنسار، مہمان نواز، غریب پرور، ہر ایک کے دکھ سکھ میں شریک ہونے والے، نیک اور ہر دلعزیز انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 4 بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ

مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم کیپٹن احمد دین صاحب ربوہ مورخہ 18 دسمبر 2012ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ اپنے گھر میں اکیلی احمدی تھیں۔ احمدیت قبول کرنے کے بعد آپ نے بڑے شوق سے قرآن کریم اور دین کا علم حاصل کیا۔ آپ مکرم بریگیڈیئر میر افتخار احمد صاحب شہید کی والدہ تھیں۔ بیٹے کی شہادت پر بڑے صبر کا نمونہ دکھایا۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، کثرت سے صدقہ خیرات کرنے والی، چندوں میں باقاعدہ نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرم جاوید اقبال بٹ صاحب

مکرم جاوید اقبال بٹ صاحب کینیڈا مورخہ 13 جون 2013ء کو اچانک دل کے حملہ سے وفات پاگئے۔ آپ ریجنل ناظم مجلس انصاراللہ GTA سنٹرل ریجن کینیڈا کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پا رہے تھے۔ مرحوم نہایت خوش اخلاق، ہر ایک کی مدد کرنے والے، محنتی اور جماعتی کاموں اور خدمت میں پیش پیش مخلص اور باوفا انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور 3 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم فضل الرحمٰن صاحب

مکرم فضل الرحمٰن صاحب ابن مکرم کمال الدین خان صاحب اڑیسہ، انڈیا مورخہ 4 جون 2013ء کو لمبی علالت کے بعد 76 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ کو قریباً 20 سال تک مقامی جماعت میں سیکرٹری مال کے طور پر خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ مقامی صدر کے دست راست تھے۔ مرکزی نمائندگان کا بہت احترام کرتے۔ نہایت ہنس مکھ اور صوم وصلوٰۃ کے پابند تھے۔ آپ کے دو بیٹے واقف زندگی ہیں جن میں سے ایک مکرم سلطان احمد صاحب انجینئر بطور ناظم مال تعمیرات اور دوسرے مکرم افتخار احمد صاحب بحیثیت مربی سلسلہ خدمت بجالا رہے ہیں۔

مکرم کوثر علی ملا صاحب

مکرم کوثر علی ملا صاحب بنگلہ دیش مورخہ 28۔اپریل 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ نہایت نیک، مخلص اور ہر دلعزیز انسان تھے۔ آپ کی فیملی نے 1968ء میں کلکتہ سے بنگلہ دیش ہجرت کی۔ سندربن ہائی سکول میں پڑھاتے رہے۔ اس کے بعد حکومت بنگلہ دیش کے شعبہ پبلک ریلیشن میں نوکری حاصل کی اور نیک نامی حاصل کی۔ آپ جہاں بھی رہے بڑی محنت سے جماعت کے کام کرتے رہے۔

مکرم مرزا نذیر احمد صاحب

مکرم مرزا نذیر احمد صاحب ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب ملتان مورخہ 18 دسمبر 2012ء کو 83 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ صوم وصلوٰۃ کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، نیک اور مخلص انسان تھے۔ تمام جماعتی پروگراموں میں باقاعدگی سے شمولیت کیا کرتے تھے۔

مکرم ثاقب قدیر احمد طاہر صاحب

مکرم ثاقب قدیر احمد طاہر صاحب ابن مکرم نصیر احمد صاحب ربوہ راجگیری کا کام کرتے تھے۔ کام کے دوران بجلی کا تار گردن پر لگنے سے 9 فروری 2013ء کو 22 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ نہایت ہنس مکھ، خوش طبع نوجوان تھے۔ جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ 5 بہنیں اور ایک بھائی یادگار شامل ہیں۔

مکرم جمشید ندیم قمر صاحب

مکرم جمشید ندیم قمر صاحب ابن مکرم ظفر اقبال صاحب ربوہ مورخہ 29 مئی 2013ء کو اسلام آباد سے ربوہ آتے ہوئے کار ایکسیڈنٹ میں 25 سال کی عمر میں وفات پا گئے تھے۔ آپ ٹیکسی ڈرائیور کے طور پر کام کر رہے تھے۔ آپ کی شادی ابھی نہیں ہوئی تھی۔ نظام جماعت سے تعاون کرنے والے نیک اور مخلص نوجوان تھے۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ ایک ہمشیرہ اور 2 بھائی یادگار چھوڑے ہیں۔

عزیزہ دُرِّعدن

عزیزہ دُرِّعدن بنت مکرم چوہدری خلیل احمد گھمن صاحب مرحوم کینیڈا مورخہ 24 مئی 2013ء کو 13 سال کی عمر میں پاکستان میں وفات پاگئیں۔ مرحومہ چھوٹی عمر سے ہی نمازوں کی پابند، دعاگو، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، نہایت ذہین اور ہر دلعزیز بچی تھی۔ جماعتی پروگراموں میں ذوق وشوق سے حصہ لیتی اور اکثر نمایاں پوزیشن حاصل کیا کرتی تھیں۔ عزیزہ کو قرآن کریم کے کئی حصے اور اختلافی مسائل کے حوالے بھی زبانی یاد تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ ان کے درجات بلند کرے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

احمدی ڈاکٹرز توجہ فرمائیں

۞ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15 دسمبر 2006ء کو خطبہ جمعۃ المبارک میں احمدی ڈاکٹرز کو "**تحریک وقف**" فرماتے ہوئے یہ الفاظ ارشاد فرمائے۔

"ڈاکٹروں کو بھی اپنے آپ کو وقف کرنا چاہئے چاہے تین سال کیلئے کریں چاہے پانچ سال کے لئے کریں۔ چاہے زندگی کیلئے کریں۔ لیکن **وقف** کر کے آگے آنا چاہئے۔"

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس تحریک پر لبیک کہنے کے خواہشمند تمام احمدی ڈاکٹروں کو فضل عمر ہسپتال ربوہ دعوت خدمت دیتا ہے۔ فضل عمر ہسپتال کو فوری طور پر مندرجہ ذیل شعبہ جات میں ڈاکٹرز کی ضرورت ہے۔

Emergency/Trauma Centre
Peadiatrics.
Medicine.
Gynaecology
surgery.
eye/ent
Pathology.(Histopath)
Radiology.
Anaesthesia.

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

۞ مکرم منور احمد جج صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے سندھ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔ (مینیجر روزنامہ الفضل)

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

8 جولائی 2013ء

3:05 am	خطبہ جمعہ 5 جولائی 2013ء
4:15 am	سوال و جواب
6:20 am	حضور انور سے طلباء امریکہ کی ملاقات 9 مئی 2013ء
7:55 am	خطبہ جمعہ 5 جولائی 2013ء
9:55 am	لقاء مع العرب
12:00 pm	حضور انور سے طلباء امریکہ کی ملاقات 9 مئی 2013ء
3:00 pm	خطبہ جمعہ 19 اپریل 2013ء
6:05 pm	خطبہ جمعہ 19 اپریل 2013ء
9:00 pm	راہ ہدیٰ
11:20 pm	حضور انور سے طلباء امریکہ کی ملاقات 9 مئی 2013ء

جنریٹر برائے فروخت

❁ ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ میں ایک گیس جنریٹر 13KVA فوری طور پر برائے فروخت ہے۔ خواہشمند افراد دفتری اوقات کے دوران سکول سے رابطہ کریں۔ (پرنسپل ناصر ہائیر سیکنڈری سکول ربوہ)

درخواست دعا

❁ مکرم حکیم محمد قدرت اللہ محمود چیمہ صاحب زعیم انصار اللہ دارالرحمت غربی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ سکینہ بی بی صاحبہ زوجہ محمد عبداللہ چیمہ صاحب مرحوم سابق کارکن دفتر وقف جدید ربوہ گزشتہ چند روز سے بعارضہ ٹائیفائیڈ اور ملیریا شدید بیمار ہیں۔ کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا خاص فضل و کرم فرماتے ہوئے امی جان کو شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم ملک خضر حیات صاحب دارالبرکات ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے مکرم تصور حیات صاحب جرمنی کے بازو کی کہنی سائیکل سے گرنے کی وجہ سے فریکچر ہوگئی تھی۔ آپریشن ہوگیا تھا۔ اب بھی کچھ پیچیدگیاں ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ شفاء کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور صحت کی بحالی بفضل تعالیٰ ہو۔ آمین

بازیافتہ چابیاں

❁ بازار میں گری ہوئی کچھ چابیاں ملی ہیں۔ جن صاحب کی ہوں وہ نشانی بتا کر دفتر روزنامہ الفضل ربوہ سے وصول کرلیں۔ یا درج ذیل فون نمبر پر رابطہ کریں۔ منیر احمد رشید: 03327074828

خبریں

چین میں مصنوعی دل تیار کرلیا گیا

چین میں سائنس دانوں نے راکٹ ٹیکنالوجی استعمال کرتے ہوئے نیا مصنوعی دل تیار کرلیا، مصنوعی دل چین کے شہر تیان جن کے امراض قلب کے ہسپتال میں تیار کیا گیا ہے۔ ابھی یہ آزمائشی مراحل میں ہے۔ پہلا مصنوعی دل 2 ماہ قبل ایک بھیڑ کو لگایا گیا تھا جو اب تک ٹھیک چل رہا ہے۔ سائنس دانوں کے مطابق مزید تجربات کر کے اسے جلد انسانوں کے لئے بھی موزوں بنالیا جائے گا۔ چین کے طبی ماہرین اسے ایک اہم سنگ میل قرار دے رہے ہیں اور یہ تجربہ دل کے لاکھوں مریضوں کیلئے امید کی کرن کہا جا رہا ہے۔

(روزنامہ دنیا 15 مئی 2013ء)

بجلی سے چلنے والی سائیکل

امریکی آرٹسٹ نے بڑی مہارت کے ساتھ ایک خوبصورت اور عجیب وغریب بائیکل تیار کی ہے جو بجلی سے چلتی ہے تاہم بیٹری ختم ہونے پر اسے اپنے پاؤں کی مدد سے بھی چلا سکتے ہیں۔ ذہین موجد کی تیار کی ہوئی سائیکل جب سڑک پر چلتی ہے لوگ اسے ایک دفعہ غور سے دیکھتے ضرور ہیں، اس کا منفرد ڈیزائن لوگوں کی توجہ اپنی جانب کھینچ لیتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 25 مئی 2013ء)

مشروبات کم استعمال کریں

طبی ماہرین نے ایک تحقیق میں دعویٰ کیا ہے کہ جو افراد میٹھے مشروبات کا کثرت سے استعمال کرتے ہیں ان میں بلند فشارخون کی بیماری زیادہ پائی جاتی ہے جبکہ ان مشروبات کا استعمال دل کے دوروں اور شریانوں کی تنگی کا موجب بنتا ہے اس لئے اگر میٹھے مشروبات کا استعمال ترک یا اسے انتہائی کم کر دیا جائے تو نہ صرف بلڈ پریشر کو نارمل رکھا جا سکتا ہے بلکہ اس سے اچانک دل کے دوروں کے امکانات کو 8 فیصد اور شریانوں کی تنگی کی وجوہات کو 5 فیصد تک کم کیا جا سکتا ہے۔

(روزنامہ دنیا 15 مئی 2013ء)

رمضان آفر

جیولری، کاسمیٹکس، پرفیوم پر خصوصی رعایت

موقع سے فائدہ اٹھائیں

ڈسکاؤنٹ مارٹ ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ

طالب دعا: طیب شبیر: 0333-9853345

ضرورت سیلز مین

فینسی جنرل سٹور

رحمت بازار منڈی ربوہ

0333-7719871

نوجوان اور بزرگ مگر ایکٹو حضرات رابطہ کر سکتے ہیں۔

طاہر آٹو ورکشاپ

ورکشاپ ٹیکسی سٹینڈ ربوہ

طالب دعا: طاہر محمود

ہمارے ہاں پٹرول، ڈیزل EFI گاڑیوں کا کام تسلی بخش کیا جاتا ہے نیز تمام گاڑیوں کے جینئین اور کابلی سپیئر پارٹس دستیاب ہیں

فون: 0334-6360782, 0334-6365114

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس

ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت

نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ

عزیز اللہ سیال

047-6214971

0301-7967126

W.B Waqar Brothers Engineering Works

پروپرائٹر: وقار احمد مغل

Surgical & Arthopedic instruments

Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

SAHARA FOR LIFE TRUST UNO CERTIFIED NGO

الرجی ٹیسٹ کیمپ

سہارا لیبارٹریز کی طرف سے 8، 9، 10 جولائی 2013ء

کو صبح 8 بجے تا شام 6 بجے تک الرجی ٹیسٹ کیمپ کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔

جس میں آپ کے خون کا مکمل معائنہ کیا جائے گا۔ خون کا مکمل معائنہ +Eosinophils 4~~5~~0 روپے -/85 روپے میں کیا جائے گا۔ الرجی ٹیسٹ IGE -/1~~7~~50، 1~~3~~20، -/850 ابتدائی الرجی تشخیص کئے جائیں گے۔

مزید: وٹامن D لیول: وٹامن ڈی کی ہڈیوں میں کمی 1800 2~~4~~20 2~~9~~50 1800 2~~2~~501800+450

جو بچے جو احباب وخواتین ان مشکلات سے دوچار ہیں مستفید ہوں۔ Total: 850+450 1~~3~~00 Total: 850/-

اوقات کار صبح 8:00 بجے تا رات 10:00 بجے تک۔ بروز جمعہ وقفہ 12:30 تا 1:30 بجے دوپہر۔

Ph: 0476212999

Mob: 03336700829

03337700829

پتہ: نزد فیصل بنک گولبازار ربوہ

ربوہ میں طلوع وغروب 8 جولائی

طلوع فجر	3:39
طلوع آفتاب	5:07
زوال آفتاب	12:13
غروب آفتاب	7:19

شربت صدر

نزلہ زکام اور کھانسی کیلئے

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء

احمد ڈینٹل کلینک

ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد، طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

DEUTSCHE SPRACH SCHULE

INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE

جرمن زبان سیکھئے

15 جولائی سے نئی کلاس کا آغاز۔ داخلہ جاری ہے

GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔

رابطہ: عمران احمد ناصر

0314-3213399

مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

IELTS & Spoken Englis

No 1 Institution

✪ مختصر وقت میں تیاری

✪ صبح وشام کے اوقات میں کلاسز

✪ آپ کے اپنے شہر میں IELTS ٹیسٹ کی رجسٹریشن کی سہولت

✪ ٹیسٹ والے دن گروپ کے ساتھ گاڑی کی سہولت

✪ Spoken English کی سند برٹش کونسل سے بذریعہ Aptis ٹیسٹ

✪ بچوں کے لئے Spoken کی علیحدہ کلاس

نوٹ: انگلش یا تو انگریزوں سے سیکھیں یا ان سے جنہیں نے ڈائریکٹ انگریزوں سے سیکھی ہے۔

سٹار اکیڈمی کالج روڈ ربوہ

ممبر آف برٹش کونسل IELTS پائنر شپ پروگرام

0333-5298174, 0476211800, 6213786

FR-10